IJARSCT
ISSN (Online) 2581-9429
International Journal of Advanced Research in Science, Communication and Technology (IJARSCT)
International Open-Access, Double-Blind, Peer-Reviewed, Refereed, Multidisciplinary Online Journal
Impact Factor: 5.731
Volume 2, Issue 7, January 2022

اکائی : "توبتہ النصوح" کا فنی تجزیہ

اکائی کے اجزاء

۱۔ تمہید

۲۔ مقاصد

۳۔ "توبتہ النصوح" کا فنی مطالعہ

(۱) پلاٹ

(۲) کردار نگاری

(۳) تکنیک

(۴) زماں و مکاں اور آفاقیت

(۵) عنوان اور نقطہ نظر میں رشتہ

(۶) زبان و بیان

۴۔ نمونہ اقتباسات برائے مطالعہ

۵۔ اکتسابی نتائج

۶۔ کلیدی الفاظ

۷۔ تجویز کردہ اکتسابی مواد

IJARSCT

ISSN (Online) 2581-9429

International Journal of Advanced Research in Science, Communication and Technology (IJARSCT)

International Open-Access, Double-Blind, Peer-Reviewed, Refereed, Multidisciplinary Online Journal

Impact Factor: 5.731

Volume 2, Issue 7, January 2022

۱۔ تمہید :

گزشتہ اکائی میں آپ نے ڈپٹی نذیر احمد کا تعارف اور ان کے ایک ناول "توبۃ النصوح" کے موضوعاتی تجزیے کا مطالعہ کیا۔ اس اکائی میں آپ اسی ناول کے فنی تجزیے کا مطالعہ کریں گے۔ اس بات سے آپ بخوبی واقف ہیں کہ نذیر احمد اردو کے پہلے ناول نگار ہیں۔ نذیر احمد سے پہلے اردو میں ناول نگاری کے نمونے نہیں ملتے۔ یہی وجہ ہے کہ ان کے ابتدائی ناولوں میں بعض فنی کمزوریاں دیکھنے کو ملتی ہیں، لیکن جیسے جیسے ان کے ناول منظر عام پر آتے گئے ان میں فنی پختگی اور بالیدگی نظر آتی ہے۔ اس طرح نذیر احمد کے ناولوں میں فنی سطح پر بتدریج ارتقاء دیکھنے کو ملتا ہے۔ ان کے ناول توبۃ النصوح، فسانہ مبتلا اور ابن الوقت فنی نقطۂ نظر سے کامیاب ناول قرار دیے جاسکتے ہیں۔ ان میں سے "توبۃ النصوح" کو فنی اعتبار سے سب سے زیادہ اہمیت حاصل ہے۔

۲۔ مقاصد :

اس اکائی کا مطالعہ کرنے کے بعد آپ اس قابل ہو جائیں گے کہ :

* نذیر احمد کے ناول "توبۃ النصوح" کا فنی جائزہ لے سکیں۔
* "توبۃ النصوح" کے پلاٹ پر اظہار خیال کر سکیں۔
* توبۃ النصوح کی تکنیک کو واضح کر سکیں۔
* ناول توبۃ النصوح کے زماں و مکاں اور آفاقیت کی اہمیت کو بیان کر سکیں۔
* ناول توبۃ النصوح کے عنوان اور نقطہ نظر کے رشتے کو اجاگر کر سکیں۔
* توبۃ النصوح کی زبان و بیان پر گفتگو کر سکیں۔

International Journal of Advanced Research in Science, Communication and Technology (IJARSCT)
International Open-Access, Double-Blind, Peer-Reviewed, Refereed, Multidisciplinary Online Journal
Impact Factor: 5.731
Volume 2, Issue 7, January 2022

۳۔ "توبۃ النصوح" کا فنی مطالعہ :

ڈپٹی نذیر احمد نے اردو کے افسانوی ادب کو سات ناول دیے ہیں۔ نذیر احمد ان ناولوں کے ذریعے مذہبی اور سماجی اصلاح کرنا چاہئے تھے۔ "توبۃ النصوح" ان کا تیسرا ناول ہے اور اس کا موضوع تربیت اولاد ہے، یہ بھی اصلاح کا اہم جز ہے۔ اس کے لکھنے کا ذکر نذیر احمد بنات ا ل ۔ یٰ وس کے دیباچہ میں کر چکے تھے۔ جہاں وہ لکھتے ہیں:

"تعلیم دین داری کا ایک مضمون اور رہ گیا ہے۔ اگر حیات مستعار باقی ہے اور پیٹ کے دھندے یعنی مشاغل خدمت سے اتنی تھوڑی فرصت بھی ملتی رہی۔۔۔۔۔ تو انشاء اللہ بشرط خیریت اگلے سال تک وہ بھی ایک کتاب کے پیرائے میں پیش کش ناظرین کیا جائے گا"۔

(ا) پلاٹ:

ناول کے پلاٹ کا تعلق قصے کی ترتیب سے ہوتا ہے۔ پلاٹ میں اس بات کا خاص خیال رکھا جاتا ہے کہ جو واقعات پیش کیے جارہے ہیں وہ آپس میں مربوط ہوں اور ان ہی واقعات و حرکات کا ذکر ہو جو قصے کو آگے بڑھانے میں مدد گار ہوں۔ پلاٹ کی دلکشی پر ہی ناول کی تعمیر کھڑی ہوتی ہے۔ توبۃ النصوح کا پلاٹ اکہرا ہے اور اس کا آغاز انتہائی دل کش و دل آویز ہے، جو قاری کو پوری طرح اپنے قبضے میں لے لیتا ہے۔ جیسا کہ اوپر بیان کیا گیا ہے کہ اس کا پلاٹ یٰو ۔ کے ناول کے پہلے حصے سے لیا گیا ہے لیکن نذیر احمد نے اس کو بہت ہی دلکش انداز میں پیش کیا ہے۔ ڈاکٹر محمد صادق توبۃ النصوح کے پلاٹ کے تعلق سے لکھتے ہیں:

"یہ صاف ظاہر ہے کہ موخر الذکر کا پلاٹ ڈی فو کے ناول سے ماخوذ ہے لیکن یہ بات بھی اتنی ہی واضح ہے کہ اپنے پلاٹ کی ترتیب و تشکیل میں نذیر احمد نے آزادی سے کام لیا ہے۔ کئی واقعات کو نظر انداز کر دیا گیا ہے اور چند نہایت اہم اور دلکش اجزا کا اضافہ کیا گیا ہے۔"

IJARSCT
ISSN (Online) 2581-9429
International Journal of Advanced Research in Science, Communication and Technology (IJARSCT)
International Open-Access, Double-Blind, Peer-Reviewed, Refereed, Multidisciplinary Online Journal
Impact Factor: 5.731
Volume 2, Issue 7, January 2022

آگے ڈاکٹر محمد صادق لکھتے ہیں:

"ایک انگریزی مصنف کا قول ہے کہ مضمون اس کا ہے، جو اسے بہترین اسلوب میں ادا کرے۔ جب سرقہ اصل سے بڑھ جائے تو وہ سرقہ نہیں رہتا۔ نذیر احمد نے اپنا پلاٹ ڈی فو سے لیا ہے، لیکن ان کا ناول ڈی فو کے قصے سے بدرجہ بہتر ہے۔۔۔ نذیر احمد نے ڈی فو کے مدھم اور ادھورے نقوش میں ایک نئی جان ڈال دی ہے۔

توبۃ النصوح کا پلاٹ اس طرح ہے کہ دہلی میں شدت سے ہیضے کی وبا پھیلی ہوئی ہے۔ ہیضے سے روزانہ کئی جانیں جاتی ہیں خود نصوح کے گھر سے تین جانیں والد، اس کی خالہ اور گھر میں کام کرنے والی ماما سینے میں چل بستی ہے۔ ہیضے کا اثر نصوح پر بھی ہوتا ہے۔ ڈاکٹر اس کو خواب آور دوا دیتا ہے جس سے وہ سو جاتا ہے اور خواب میں عدالت کا منظر دیکھتا ہے، جہاں ہر طرف لوگ پریشان حال نظر آتے ہیں وہاں اس کے محلے کے لوگ بھی نظر آتے ہیں جو انتقال کر چکے ہیں پھر اس کی ملاقات اس کے والد سے ہوتی ہے، جس سے آخرت کی پکڑ کا حال معلوم ہوتا ہے۔ اس کو ڈپٹی نذیر احمد نے مکمل ڈرامائی پیکر میں ڈھالا ہے۔ اپنے والد کو اس حال میں دیکھ کر نصوح پریشان ہوتا ہے، چناں چہ خواب سے بیدار ہونے کے بعد اس کو دنیاداری کی چمک دمک پھیکی معلوم ہونے لگتی ہے اور دین کی فکر لاحق ہوتی ہے۔ وہ اپنی گذشتہ زندگی پر نادم ہوکر دیندارانہ زندگی گزارنے کا عہد کرتا ہے۔ ساتھ ہی جب وہ اپنے اہل وعیال کی حالت پر نظر ڈالتا ہے تو اس کو احساس ہوتا ہے کہ ہم تو بگڑے ہیں ساتھ ہی اللہ نے جو امانت دی تھی اس میں بھی خیانت کی ہے، ان کو بگاڑا ہے جس سے نسلیں برباد ہوں گی۔ لہٰذا وہ اپنے اہل خانہ کی تربیت کا بھی مصمم ارادہ کرتا ہے اور اس کے لیے اپنی بیوی کو ہمراز بنا تا ہے، اس سے مشورہ کرتا ہے۔ طویل گفتگو کے بعد یہ طے ہوتا ہے کہ بیٹوں کی اصلاح نصوح اور بیٹی کی اصلاح ماں 'فہمیدہ' کرے گی۔

IJARSCT
ISSN (Online) 2581-9429
International Journal of Advanced Research in Science, Communication and Technology (IJARSCT)
International Open-Access, Double-Blind, Peer-Reviewed, Refereed, Multidisciplinary Online Journal
Impact Factor: 5.731
Volume 2, Issue 7, January 2022

چھوٹے بچوں سے تربیت شروع ہوتی ہے۔نصوح چھوٹے بیٹے سلیم سے گفتگو کرتا ہے تو ظاہر ہوتا ہے کہ حضرت بی اور ان کے نواسے کی صحبت سے اس میں تبدیلی آچکی ہے۔ادھر فہمیدہ اور بڑی بیٹی نعیمہ میں مذہب کے سلسلے میں تکرار ہو جاتی ہے۔نعیمہ بار بار مذہب کی توہین کرتی ہے تو فہمیدہ نعیمہ کو تھپڑرسید کرتی ہے۔نعیمہ پورے گھر کوسر پر اٹھالیتی ہے۔وہ کھانا پینا چھوڑ کراپنے آپ کو تنہا کرلیتی ہے۔ یہاں تک کہ اپنے بیٹے کو دودھ بھی نہیں پلاتی ہے۔فہمیدہ حالات کوقابو میں لانے کے لے اپنی بھانجی صالحہ کو بلاتی ہے وہ آکر نعیمہ کومناکراپنے گھرلے کر چلی جاتی ہے۔کہانی آگے بڑھتی ہے اور نذیر احمد نصوح اور منجھلے بیٹے علیم کی گفتگو کا ذکر کرتے ہے، جو پادری کی کتاب سے راہ تعلیم کا قصد کر چکا تھا۔اب باری سب سے بڑے بیٹے کلیم کی ہے۔باپ کے بلانے پر نہیں جاتا ہے خط لکھتا ہے توگھر سے نکل جاتا ہے یہیں سے کہانی میں عروج آتا ہے۔کلیم اپنے دوست ظاہر دار بیگ کے یہاں جاتا ہے وہاں سے جیل خانہ اور باپ کی سفارش پر چھوتاہے اور اخیر میں دولت آباد کا رخ کرتا ہے لیکن وہاں اسے شعر و شاعری کے بجائے فوج کی ذمہ داری ملتی ہے، جو اس کے بس کی نہیں ہوتی ہے۔شروع میں اس میں ترقی پاتا ہے لیکن جب لڑائی ہوتی ہے تو بری طرح زخمی ہو جاتاہے؟ اور کہاروں کے کندھے پر دلی آتا ہے۔ ادھر نعیمہ اپنی خالہ کے یہاں رہ کر سدھر جاتی ہے اور برسوں سے اجڑا ہوا اس کا گھر پھر سے آباد ہو جاتاہے۔ادھر کلیم کی بھی اصلاح ہو جاتی ہے وہ اپنے گناہوں سے توبہ کر لیتاہے اوراپنی زندگی کو آئندہ کے لیے نمونہ قرار دیتا ہے اور اس دار فانی کو الوداع کہہ دیتا ہے۔اس کے ساتھ ہی نصوح کی اصلاح کی کوشش بھی ختم ہو جاتی ہے۔

کہانی بیان کرنے میں کئی جگہ نظیر احمد سے لغزش بھی ہوئی ہے۔جیسے نصوح کو ابتدا میں نمازی دکھایا گیا ہے اور جب ان کے باپ کا انتقال ہوتا ہے تو وہ صبح کی نماز پڑھ رہا ہوتا ہے مگر بعد میں بتایا جاتا ہے کہ بیماری سے اٹھ کر اچانک نماز شروع کرتا ہے۔اسی طرح کلیم کے شادی شدہ ہونےکا ذکر اخیر میں فصل بارہ میں کرتے ہیں۔یہ بالکل بے وقت کی راگنی معلوم ہوتی ہے۔

جب پورے ناول میں کہیں بھی اس کی بیوی بچوں کا ذکر نہیں ملتا ہے اخیر میں ان کا ذکر کرنے کی کیا ضرورت تھی؟ ممکن ہے تاسف کے اثر کو بڑھانا مقصود ہو لیکن اس کے لیے یہ ذکر مقدم ہونا چاہیے تھا۔ اگر توبتہ النصوح کا مطالعہ کریں تو صرف ایک خاندان ہونے کی نسبت سے ان قصوں میں ربط ہے ورنہ ہر ایک فصل الگ معلوم ہوتی ہے اور ابتدا میں تمام واقعات زیادہ ہی بے ربطی کے شکار ہیں۔ڈاکٹر افتخار احمد صدیقی لکھتے ہیں: توبتہ النصوح کے پلاٹ میں سب سے بڑی خامی یہ ہے کہ قصے کے ابتدائی حصے میں نصوح کے مرکزی کردار کے سوا کوئی رشتہ اتحاد نہیں۔" ان تمام خامیوں کے باوجود ہم کہ سکتے ہیں کہ مجمع طور پر ہے پر نذیراحمد کی گرفت مضبوط ہے۔نصیحتوں کی دخل اندازی کی وجہ سے تسلسل ٹوٹ کر منتشر نہیں ہوتا اور ضمنی قصے بھی وقوعات میں حائل نہیں ہوتے اور نذیر احمد گزشتہ دو ناولوں کے بالمقابل اس ناول میں ایک قابل قبول پلاٹ تیار کرنے میں کامیاب نظر آتے ہیں۔

(۲)کردارنگاری:

ناول نگار کو واقعات بیان کرنے کے لیے کردار کی ضرورت پڑتی ہے لیکن ان کا برتنا مشکل ہے کر دار نگاری کی خوبی پر بھی ناول کی عمدگی انحصار ہوتا ہے۔کردار کا ذکر ایسے انداز میں ہونا چاہیے کہ یہ نہ محسوس ہو کہ یہ ناول نگار کے پیادے ہیں بلکہ وہ ہمارے ماحول کے اشخاص معلوم ہوں جو قاری کے مشاہدے میں آتے ہیں۔نذیر احمد نے گزشتہ ناولوں کے مقابلے میں اس ناول میں بہتر کرداروں کا انتخاب کیا ہے۔جن میں ہمیں انسانی صورت واضح طور پر نظر آتی ہے۔

ناول کا مرکزی کردار نصوح ہے جو مختلف کرداروں کو مربوط رکھنے کا کام کرتا ہے تاکہ ہم اس کے بڑے لڑکے کلیم اور بڑی لڑکی نعیمہ کا کردار اس سے بھی زیادہ نظر آتا ہے۔نذیراحمد کے ناولوں میں عام طور پر ویلن کا کردار ہیرو کے کردار سے زیادہ جاندار ہوتا ہے جیسا کہ اس ناول میں ظاہر داربیگ کا کردار ہے۔

IJARSCT
ISSN (Online) 2581-9429
International Journal of Advanced Research in Science, Communication and Technology (IJARSCT)
International Open-Access, Double-Blind, Peer-Reviewed, Refereed, Multidisciplinary Online Journal
Impact Factor: 5.731
Volume 2, Issue 7, January 2022

اس ناول میں نصوح کا کردار مرکزی حیثیت رکھتا ہے۔یہ کردار کافی حدتک اسم بامسمی ہے، کیوں کہ قصے کے دوران ایک ناصح کی صورت میں قاری کے سامنے آتا ہے اور ایک انسان کی طرح نیکی اور بدی کے مراحل سے گزرتا ہے۔اس کی زندگی میں نذیر احمد نے اچانک صرف خواب دیکھنے سے جو کا یہ پلیٹ تبدیلی لاتی ہے یہ داستانوی عنصر معلوم ہوتا ہےلیکن یہ کہانی س عہد اور ماحول میں لکھی گئی ہے اسمیں ایسا ہونا نا قابل قیاس نہیں ہے۔

قاری کواس عہد کی مسلم خواتین کے ایک مخصوص طبقے کا نمونہ نعیمہ کی شکل میں نظر آتی ہے۔ یہ طبقہ دولت مند مگر ناخواندہ مسلم خواتین کا ہے۔وہ بات بات پر ماں سےالجھتی ہے اور جاہل عورتوں کی طرح کھانا پینا چھوڑ کر بلکہ اپنے بچے کو بلبلاتے ہوئے چھوڑ کر اپنی بات منوانا چاہتی ہے۔بقول عبدالقادر سروری یہاں نذیر احمد نے ایک جھگڑالو ہندوستانی عورت کے کر دار کونفیس انداز میں پیش کیا ہے۔نعیمہ اپنی تمام تر بداخلاقیوں کے باوجود مشرقی تہذیب میں پروردہ ایک بد مزاج اور ضدی لڑکی ہے۔ مذہب سے ناواقفیت کی وجہ سے یہ برائیاں اس کے اندر در آئی تھیں لیکن اپنی خالہ کے گھر جا کر جب وہ دینی ماحول پاتی ہے تو اپنی تمام تر برائیوں سےتو بہ کر کے ایک ملنسار، نیک، شائستہ اور پاکباز عورت بن کر دوبارہ ہمارے سامنے آتی ہے۔عبدالقادر سروری لکھتے ہیں:

" نعیمہ کے کردار میں وہ تمام خوبیاں موجود ہیں جن کی ایک ادبی کردار سے توقع کی جاسکتی ہے۔ اس کا دکھڑا ہم اسی احساس بھرے دل کے ساتھ سنتے ہیں جیسے کسی واقعی انسان کی زبان سے ہم اس کی بپتا سن رہے ہیں۔کہیں وہ ہمارے دل کو ٹھیس لگاتی ہے۔کہیں کسی واقعہ سے ہمارے لبوں پر تبسم کی لہر دوڑ جاتی ہے۔ کبھی ہم اس کو ملامت کرتے ہیں اور کسی وقت اس سے ہمدردی۔اس کی شخصیت نہ صرف "توبتہ النصوح "کے تمام اشخاص قصہ بلکہ تمام اردو افسانوی کرداروں سے جدا گانہ ہے۔"

کلیم ایک ضدی، خود سراور خود پرست انسان کی شکل میں قاری کے سامنے آتا ہے، جو ادب پرست اور فن شناس ہے۔وہ تقلید کے بجائے جدت پسند طبیعت کا مالک ہے، لیکن نصوح کے نزدیک کلیم کی ادبی دلچسپیاں لغو ہیں اور کلیم کے نزدیک وہی سب کچھ ہیں چنانچہ نصوح کے اعتراض کرنے پر وہ گھر

IJARSCT
ISSN (Online) 2581-9429
International Journal of Advanced Research in Science, Communication and Technology (IJARSCT)
International Open-Access, Double-Blind, Peer-Reviewed, Refereed, Multidisciplinary Online Journal
Impact Factor: 5.731
Volume 2, Issue 7, January 2022

چھوڑ کر چلا جاتا ہے، پہلی رات ویران مسجد میں گزارتا ہے ظاہر دار بیگ سے دھو کہ کھاتا ہے۔میاں فطرت کے بہکاوے میں آکر جائداد فروخت کر دیتا ہے اور مشاعروں اور عیاشیوں میں ساری دولت ارا دیتا ہے۔اس طرح مختلف مقامات پر تجربات حاصل کر کے تائب ہو کر دلی واپس ہوتا ہے۔اس کی باغیانہ روش اس کو نصوح سے زیادہ جاندار متحرک اور فطری کردار بنادیتی ہے اور وہ اپنی تمام ترناپسندیدہ صفات کے باوجود تائب ہونے پر قارئین سے ہمدردی وصول کرتا ہے۔مختصر یہ کہ کلیم بھی نعیمہ کی طرح حقیقی، انفرادی اور اپنے عہد کی نمائندگی کرنے والا کردار بن کر ابھرتا ہے۔

توبتہ النصوح کا ایک زندہ اور متحرک کردار مرزا ظاہر دار بیگ ہے، جو اسم بامسمی ہے۔وہ ظاہر داری کا مظہر اور خوشامدی، چرب زبانی و مکاری کا نمونہ ہے۔وہ بنے کا دوست ہے بگڑے کا نہیں۔یہ کردار اپنی شیخی اور ظاہر داری کے سہارے زندگی گزارتا ہے۔مشاعرہ کی محفل میں کلیم سے مرزا کی ملاقات ہوتی ہے اور وہ اپنی لفاظی اور جادو بیانی کے ذریعہ کلیم کی نگاہ میں اپنی شان وشوکت قائم کر لیتا ہے اور خود کو رئیس زادہ ثابت کرتا ہے اور سیدھا سادہ کلیم اس کی باتوں میں آکر یقین کر لیتا ہے کہ جمعدار کا تمام ترکہ اور جائداد مرزا کی ملکیت ہے۔یہ کردار قاری کے سامنے مختصر عرصے کے لیے آتا ہے لیکن اپنی مضحکہ خیر غلط بیانیوں سے دل پر چھا جاتا ہے اور اپنی یاد کا ایک گہرا نقش دل و دماغ پر مرتب کرتا ہے۔

ان چاروں کے علاوہ فہمیدہ ،صالحہ ،علیم ،سلیم اور حمیدہ کے کردارسیدھے سادھے اور معمولی ہے۔ علیم ،سلیم اور حمیدہ کے کردار سے سے کلیم اور نعیمہ کا کردار واضح ہوتا ہے۔حمیدہ کے ذریعہ مذہب کے سہل ہونے کو پیش کرنے کی بہترین کوشش کی ہے کہ مذہب انتہائی آسان ہے۔چھوٹی بچی حمیدہ بھی اس کو سمجھنے پر قادر ہے۔اگرچہ ایسالگتاہے کہ چھوٹا منہ بڑی بات ہو۔مزید چند ملازم بیدار، دیندار وغیرہ کا کردار بھی کہانی کو آگے بڑھانے کے لیے متعارف کرایا گیا اور میاں فطرت کا کردار بھی نمایاں رول ادا کرتا ہے۔

IJARSCT
ISSN (Online) 2581-9429
International Journal of Advanced Research in Science, Communication and Technology (IJARSCT)
International Open-Access, Double-Blind, Peer-Reviewed, Refereed, Multidisciplinary Online Journal
Impact Factor: 5.731
Volume 2, Issue 7, January 2022

(۳) تکنیک:

کسی فن کو برتنے کے کچھ اصول ہوتے ہیں جس کی بنیاد پر فن مرتب ہوتا ہے۔اس طرح ناول نگار بھی قصہ بیانی، پلاٹ سازی اور کردار کی تخلیق میں کچھ اصول کو پیش نظر رکھتا ہے۔فن کو برتتے ہوئے ناول نگار کو یہ بھی ملحوظ رکھنا پڑتا ہے کہ ناول سے ادبیت کا عنصر غائب نہ ہونے پائے ورنہ اس کی تخلیق دلچسپی سے خالی ہو جائے گی۔

ناول میں قصہ بیانی اور پلاٹ سازی کے لیے کئی طرح کی تکنیکوں کو بروئے کار لایا گیا ہے جیسے بیانیہ فلیش بیک ، خطوط ، شعور کی رو خواب کی تکنیک وغیرہ۔ناول توبتہ النصوح بیانیہ تکنیک میں ہے اور ساتھ ہی خواب اور خطوط کی تکنیک کی جھلک ملتی ہے۔اعجاز احمد ارشد نذیر احمد کی ناول نگاری میں لکھتے ہیں:

اردو میں چوں کہ نذیر احمد سے پہلے داستان یا قصے کی روایات کسی محکم اصول یا تکنیک کی بنیاد پر نہیں تھی۔۔۔اس لیے نذیر احمد کے سامنے اعلیٰ وارفع فن قصہ گوئی کی کوئی مثال نہ تھی۔تکنیک کی اہمیت کا احساس انہیں ہو بھی تو ادھورا ہی ہو سکتا ہے۔اس لیے انہوں نے تکنیک کی طرف کوئی خاص توجہ نہیں دی ہے۔"

کہانی کے بیان کرنے کا طریقہ قدیم ہے، نذیر احمد نے بھی اسی طریقہ کو اپنایا ہے، لیکن ایسا نہیں ہے کہ اس میں کہانی کو صرف راوی بیان کرتا جارہا ہے بلکہ کرداروں کی مدد سے اور ان کے مکالموں سے بھی کہانی میں جان پیدا کی گئی ہے۔آغاز میں نصوح کے مکمل خواب کا ذکر ہے اور اس کو رویائے صادقہ یعنی سچا خواب سمجھ کر عمل پر آمادہ کروایا گیا ہے، جو بالکل فطری معلوم ہوتا ہے۔خواب کے منظر کو بھی بہترین اسلوب میں پیش کرایا گیا ہے، جس سے لگتا ہے کہ قاری بھی خواب دیکھنے والے کے ساتھ ہے۔

IJARSCT
ISSN (Online) 2581-9429
International Journal of Advanced Research in Science, Communication and Technology (IJARSCT)
International Open-Access, Double-Blind, Peer-Reviewed, Refereed, Multidisciplinary Online Journal
Impact Factor: 5.731
Volume 2, Issue 7, January 2022

نصوح جب اپنے بڑے بیٹے کلیم کو اپنے پاس بلاتا ہے اور واپس نہیں جاتا ہے وہاں خواب کی تکنیک کا بھی استعمال کیا گیا ہے، ہم نہیں کہہ سکتے کہ نذیر احمد نے یہ تکنیک دانستہ طور پر استعمال کی ہے بلکہ ممکن ہے انہوں نے نادانستہ ان کو استعمال میں لایا ہو۔

(۴)زماں ومکاں اور آفاقیت:

ناول کا اہم جز کہانی ہے اور کہانی کے لیے زمان و مکان لازمی ہے۔کوئی بھی واقعہ کسی جگہ اور خاص وقت میں ہی وقوع پذیر ہوتا ہے۔"اس کے بغیر کہانی وجود میں ہی نہیں آسکتی ہے۔اس سے معلوم ہوتا ہے کہ واقعہ کب اور کہاں ہوا ہے۔اسی کو زمان و مکان کا نام دیا جاتا ہے، اس کو بھی ماحول سے موسوم کیا جاتا ہے، جس کی جانب " ناول کیا ہے میں اشارہ کیا گیا ہے:

"قصہ کسی خاص طرز زندگی کس مخصوص زمان و ماحول کن مخصوص اخلاق ورسوم سے تعلق رکھتا ہے۔اکثر ناول نگار کسی جغرافیائی ماحول کو لے کر اپنے ہر ناول میں اسی ماحول کے مختلف پہلوؤں کو پیش کرتے ہیں۔کوئی کسی خاص شہر کی ، کوئی کسی خاص طبقہ کی، کوئی کسی دیہات کی کوئی محض سیاسی، کوئی اقتصادی وغیرہ زندگی کی عکس کش کو اپنا دائرہ بنالیتا ہے، بعض ناول نگار اپنے تمام ملک کو مجموعی حیثیت سے سامنے رکھ کر اس کی مکمل تصویر پیش کرتے ہیں۔"

ناول میں کہانی کا مقصد صرف اس واقعہ کا بیان نہیں ہوتا ہے بلکہ وہ تو صرف ایک نمونہ ہوتا ہے اور اس کی مقصدیت عام ہوتی ہے اور اس سے حاصل شدہ درس سارے عالم کے لیے ہوتا ہے۔ہر ایک قاری اپنے اپنے ماحول اور زمان ومکان کے لحاظ سے اس کو اپنے اوپر منطبق کر سکتا ہے۔اسی کو اصطلاح میں ہم آفاقیت کہہ سکتے ہیں۔اس کے پیش نظر ہم ناول توبتہ النصوح" کے زمان و مکان اور اس کی آفاقیت پر نظر ڈالتے ہیں۔

یہ ناول ۱۸۷۴ میں ضبط تحریر میں آیا تو اس ناول میں وقوع پذیر واقعہ کا زمانہ بھی لگ بھگ یہی ہے۔جب انگریز ہندوستان پر قابض ہو گئے تو اس وقت عام مسلمان زوال پذیر تھا۔نصوح کا خاندان اس

IJARSCT

ISSN (Online) 2581-9429

International Journal of Advanced Research in Science, Communication and Technology (IJARSCT)

International Open-Access, Double-Blind, Peer-Reviewed, Refereed, Multidisciplinary Online Journal

Impact Factor: 5.731

Volume 2, Issue 7, January 2022

وقت دہلی میں مقیم تھا، جہاں ہیضہ کی سخت و با آئی تھی۔اس خاندان کی صورت حال کو اسلوب انصاری نے اس طرح بیان کیا ہے:

"اس کا گھرانا عام مسلم معاشرے کے درمیان ایک کائنات اصغر کی حیثیت رکھتا ہے۔ یہ زوال آمادہ ہے اور یہاں مذہب کی حیثیت ایک فعال محرک اور نظام اقدار کی بجائے محض ایک ٹونے ٹوٹکے کی سی ہے، جیسے برت کر ہی اسی کا اثبات کیا جاتا ہے۔اس نقطہ نظر سے اس کی تمام تر قدریں نقلی اور فریب کن اور رسم ورواج کی ظاہری پابندی پر مبنی ہیں۔مذہب کی اصلی روح اور زندگی میں اس کی اہمیت کا شعور یہاں یکسر نا پید ہے۔"

اس ناول میں اگر چہ دلی کے ایک خاص خاندان کا ذکر ہے لیکن اس کا مقصد تربیت اولا د ایک آفاقی مسئلہ ہے، جو تمام والدین کو در پیش ہے۔یہ ایک اہم فریضہ ہے جس میں اکثر والدین سستی برتتے ہیں یا تربیت اولاد کے اصل مفہوم سے ہی نا واقف ہوتے ہیں۔جیسا کہ نذیر احمد لکھتے ہیں:

"تربیت اولاد صرف اسی کا نام نہیں ہے کہ پال پوس کر اولاد کو بڑا کر دیا، روٹی کمانے کھانے کا کوئی ہنر ان کو سکھا دیا، ان کا بیاہ برات کر دیا بلکہ ان کے اخلاق کی تہذیب، ان کے مزاج کی اصلاح، ان کے عادات کی درستی، ان کے خیالات اور معتقدات کی تصحیح بھی ماں باپ پر فرض ہے۔"

نذیر احمد نے یہ قصہ صرف امت مسلمہ کے لیے نہیں لکھا بلکہ بلا مذہب وملت ہر ایک کے لیے عام ہے۔اس سے متعلق نذیر احمد نے خود لکھا ہے:

"پس یہ قصہ اگر چہ ایک مسلمان خاندان کا ہے مگر بتغیر الفاظ ہندو خاندان بھی اس سے مستفید ہو سکتے ہیں۔"

یقیناً اخلاقی مسائل ہر ایک مذہب کا تقاضہ ہے، کسی ضرورت مند کی مدد کرنے کی مدعی ہر ایک ملت ہے۔اس ناول کے ایک کردار علیم کا میاں مسکین کے کوچے کے ایک مقروض غریب کی مدد کے

IJARSCT
ISSN (Online) 2581-9429
International Journal of Advanced Research in Science, Communication and Technology (IJARSCT)
International Open-Access, Double-Blind, Peer-Reviewed, Refereed, Multidisciplinary Online Journal
Impact Factor: 5.731
Volume 2, Issue 7, January 2022

لیے اپنی ٹوپی بیچ دینا انسانیت کا نمونہ ہے جو دنیا کے ہر انسان کے لیے عام ہے اور دنیا کے انسان کو دوسرے انسان کی دستگیری کرنے کی دعوت دے رہا ہے۔

(۵)عنوان اور نقطہ نظر میں رشتہ:

نذیر احمد نے ناول کا نام "توبتہ النصوح" رکھا ہے۔ یہ نام قرآن کریم کی سورہ تحریم کی آیت نمبر:۸یٰۤاَ یُّھَا الَّذِینَ آمَنُوا تُوبُوا اِلَی اللهِ تَوبَةً نَصُوحا) سے ماخوذ ہو سکتا ہے۔ اس کا لفظی معنی مخلصانہ اور سچی توبہ کے ہیں۔ اس عنوان سے مولانا جلال الدین رومی نے بھی ایک واقعہ نقل کیا ہے۔ وہ واقعہ مکمل طور پر اپنے عنوان سے مطابقت رکھتا ہے کہ نصوح نامی شخص اپنے گزشتہ اعمال سے توبہ کر لیتا ہے اور پوری زندگی اپنی توبہ پر قائم رہتا ہے۔ اس میں صرف اس شخص کے قصے کو مکمل طور مرکزی حیثیت حاصل ہے۔

لیکن جب ہم اس ناول کا مطالعہ کرتے ہیں تو واضح ہوتا ہے کہ نذیر احمد نے اس ناول کا آغاز بھی نصوح نامی شخص کی توبہ سے شروع کیا اور وہ مکمل طور پر اپنے توبہ پر قائم بھی رہتا ہے لیکن جیسا کہ خود ناول نگار نذیر احمد نے بتایا ہے کہ اس ناول کا مقصد تربیت اولاد ہے اور یہ مقصد پورے طور پر ناول پر چھایا ہوا ہے۔ نصوح کی توبہ کا ذکر پہلی فصل اور دوسری فصل کے ابتدائی چند صفحات پر مکمل ہو جاتا ہے اس کے بعد سے ہی مقصد حاوی ہو جاتی ہے۔ اس کو اجاگر کرنے کے لیے نذیر احمد نے لکھا ہے:

"اپنے نفس کے احتساب سے فارغ ہوا تو نصوح کو خاندان کا خیال آیا۔ دیکھا تو بی بی بچے سب ایک رنگ ہیں، دنیا میں منہمک، دین سے بے خبر۔ تب یہ دوسرا صدمہ نصوح کے دل پر ہوا کہ واحسرتا میں تو تباہ ہوا ہی تھا۔ میں نے ان تمام بندگان خدا کی بھی باٹ ماری۔ اپنی شامت اعمال کیا کم تھی کہ میں نے ان سب کا وبال سمیٹا۔ مجھ کو خدا نے اس گھر کا مالک اور سردار بنایا تھا اور اتنی روحیں مجھ کو سپرد کی تھیں۔ افسوس میں نے دولت ایزدی کو تلف کیا اور امانت الہی کی نگہداشت میں مجھ سے اس قدر سخت غفلت ہوئی۔ یہ سب لوگ میرے حکم کے مطیع اور میری مرضی کے تابع تھے۔ میں نے اپنا برا نمونہ دکھا کر ان سب کو گمراہ کیا۔ اگر میں قدغن رکھتا تو یہ کیوں بگڑتے اور یہ بگڑے تو آخر ان سے جو نسل چلے گی وہ بھی بگڑے گی۔

غرض میں دنیا میں بدی کا بیج بو چلا۔ جو لوگ خدا کے اچھے بندے ہوتے ہیں باقیات الصالحات اور یادگار نیک دنیا میں چھوڑ جاتے ہیں۔ میں ایسا بدبخت ہوا کہ مجھ سے یادگار بھی رہی تو بدی۔ جب تک میری نسل رہے گی بدی بڑھتی اور پھیلتی جائے گی۔

ناول کا عنوان رشیدۃ النسا کے ناول "اصلاح النساء" کی طرح "اصلاح اولاد" بھی ہو سکتا تھا اور عنوان پورے طور پر منطبق بھی ہو جاتا۔ لیکن کہانی کی جان، تجسس ختم ہو جاتا اور عنوان دیکھ کر ہی قاری نتیجہ اخذ کر لیا۔

الغرض ناول کا عنوان مکمل طور پر نقطہ نظر پر منطبق نہیں ہوتا ہے لیکن جزو لازم کے طور پر وہ آپس میں مربوط ہیں۔

(۶) زبان و بیان:

نذیر احمد کو زبان پر مکمل دسترس تھی۔ ان کے ناول زبان و بیان کے بدولت ہی ہمارے ذہنوں پر چھا جاتے ہیں۔ وہ ہر فرقے، طبقے، پیشے اور منصب کے کردار سے ان کے لب و لہجہ میں گفتگو کراتے ہیں۔ توبۃ النصوح کا جائزہ لیں تو کلیم شاعرانہ گفتگو کرتا نظر آتا ہے اور دولت آباد کے صدر اعظم کے لیے مشکل عربی و فارسی الفاظ کا انتخاب کیا ہے۔ دونوں کی گفتگو کا نمونہ ملاحظہ ہو۔

کلیم: بندہ ایک غریب الوطن ہے۔ رئیس کی جود و سخا کا شہرہ بن کر مدت سے مشتاق تھا، یہ حال ہے باقی میری صورت سوال ہے۔

صدر اعظم: آپ کی ساعت صحیح لیکن اگرچہ جو صنعت محمود ہے مگر اعتدال شرط ہے۔ شامت اسراف سے غنی باقی نہ رہا فرنگیوں نے حفظ ریاست کی نظر سے رئیس کو ممنوع التصرفات مسلوب الاختیار کر رکھا ہے۔

کلیم: میں طالب گنجینہ نہیں سائل خزینہ نہیں

صدف کو چاہیئے کیا ایک قطرہ چشمہ یم سے
بجھا لیتا ہے اپنی پیاس کام غنچہ شبنم سے

IJARSCT

ISSN (Online) 2581-9429

International Journal of Advanced Research in Science, Communication and Technology (IJARSCT)

International Open-Access, Double-Blind, Peer-Reviewed, Refereed, Multidisciplinary Online Journal

Impact Factor: 5.731

Volume 2, Issue 7, January 2022

ایک اور نمونہ دیکھیں:

کلیم: بقول غالب

آج مجھے نہیں زمانہ میں
شاعر نغز گو و خوش گفتار

صدر اعظم: لیکن انتظام جدید کے مطابق ریاست میں کوئی خدمت شاعری باقی نہیں۔

گر سخن گو نہیں تو خاک نہیں
سلطنت ہے عروس بے زینت

صدر اعظم: جو کچھ آپ سمجھیں؟

کلیم: لیکن پر کیا دنیا منحصر ہے، حضور بھی تو وزیر اعظم اور نائب الرئیس ہیں آپ کی سرکار میں کیا کمی ہے؟

ع بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر

صدر اعظم: نعوذ باللہ المنان من آفات اللسان (خدا اپنے کرم سے آفات زبان سے بچائے) میں بے چارہ نام کا نائب الرئیس اور وزیر ہوں اور نہ فی الحقیقت ایک ذرہ حقیر ہوں۔

کلیم: یہ حضور کا کسر نفس ہے بقول ظہوری

سر خدمت بر آستاں دارد
پائے رفعت بر آسماں دارد

میں بھی اس بلاد دور دست اور دیار اجنبی میں اتفاق سے آنکلا ہوں اور میں دیکھتا ہوں تو آپ کی سرکار با اقتدار میں، ایک شاعر کی ضرورت بھی ہے جو آپ کے محامد اوصاف کو مشتہر کر کے خیر خواہان دولت کو راسخ العقیدت اور دشمنان روسیاہ کو جتلائے ہیبت کرتا رہے۔

صدر اعظم: یہ آپ کی کریم1 ری ہے۔ ورنہ من آنم کہ من دانم۔ مجھ کو اگر ضرورت ہے تو ایسے شخص کی ہے جو مجھ کو میرے عیوب پر مطلع کیا کرے۔

IJARSCT
ISSN (Online) 2581-9429
International Journal of Advanced Research in Science, Communication and Technology (IJARSCT)
International Open-Access, Double-Blind, Peer-Reviewed, Refereed, Multidisciplinary Online Journal
Impact Factor: 5.731
Volume 2, Issue 7, January 2022

کلیم: اگر مدح و ستائش پسند نہیں ہے تو بندہ وصل و ہجر و شوق و انتظار و ناز و نیاز و واسوخت در رباعی و تاریخ و سجع وچیستان و معاملہ بندی و تضمین و محاکمہ ورزم وبزم و تشبیہ و استعارات و تجنیس و تمثیلات و سراپا، ہر برح کے مضامین پر قادر ہے۔ جو طرز مرغوب طبع ہو، اس میں طبع آزمائی کرے گا۔

رکھتا اگرچہ عیب تعلّی سے عار ہوں
بس مغتنم ہوں منتخب روزگار ہوں

نذیر احمد نے مکالماتی اور محاکاتی زبان کو بے تکلفانہ انداز میں برتا ہے۔ وہ خاص طور پر خواتین کے مکالمہ لکھنے پر مکامل عبور رکھتے تھے۔ ان کے غم و غصہ کی حالتوں اور نوک جھونک کی کیفیات کو ان کی زبان اور لب ولہجہ میں بآسانی رقم کرتے ہیں۔

ہاں عام طور پر یہ اشکال کیا جاتا ہے کہ انہوں نے اپنے ناولوں میں مشکل اور غیر مانوس الفاظ، امثال، اشعار اور محاورات کو استعمال میں لائے ہیں، یہ اعتراض بے جا ہے کیوں کہ آج ان کی زبان کے ثقیل یا نامانوس ہونے کی بات تو کہی جا سکتی ہے لیکن جن لوگوں کے لیے انہوں نے لکھا تھا اس زمانے میں یہی زبان عام وخاص میں رائج تھی۔

۴۔ نمونہ اقتباسات برائے مطالعہ :

۱۔ "غفلت کو ایسا کاری تازیانہ لگا تھا کہ ہر شخص اپنے فرائض مذہبی کے ادا کرنے میں سرگرم تھا، جن لوگوں نے رمضان میں بھی نماز نہیں پڑھی تھی، وہ بھی پانچوں وقت سب سے پہلے مسجد میں آموجود ہوتے تھے۔ جنھوں نے بھول کر بھی سجدہ نہیں کیا تھا، ان کا اشراق و تہجد تک قضا نہیں ہو پاتا تھا۔ غرض ان دنوں کی زندگی اس –پاکیزہ اور مقدس اور بے لوث زندگی کا نمونہ تھی جو مذہب تعلیم کرتا ہے۔"

۲۔ مذہب کے اصول ایسے سچے اور یقینی اور بدیہی اصول ہیں کہ ان میں تردد وانکار کا دخل ہو ہی نہیں سکتا۔ چونکہ ابتدائے شعور سے اب تک ہم لوگ غفلت اور ستی اور بے پروائی اور خداوند جل و علا شانہ کی مخالفت اور عدول حکمی اور نافرمانی میں زندگی بسر کرتے رہے اور گناہ اور خطا کاری کی عادتیں ہمارے دلوں میں راسخ ہوگئی ہیں۔ البتہ میں جانتا ہوں اور مانتا ہوں کہ ایک مدت میں زنگ معصیت

ہمارے سینوں سے دور ہو کر یہ آئینے ایمان کی جلا سے منور ہوں گے۔لیکن بالفعل میرا مطلب اس قدر تھا کہ ہر شخص مناسب حالت اپنا اپنا فکر کر چلے۔

۳۔ دو چار مرتبہ میں نے ان کو مسجد میں نماز پڑھتے دیکھا ہے۔یہ نوری جولاہا تو امام بنتا ہے اور محلے کے سقے، حجام، کنجڑے مسجد کے، مسافر، اس قسم کے لوگ اس کے مقتدی ہوتے ہیں اور انھیں میں یہ حضرت بھی جا کر شریک نماز ہوتے ہیں۔بھائی میں تو تم سے سچ کہوں! یہ دیکھ کر مجھ کو اس قدر شرم آتی ہے کہ میں نے ادھر کا رستہ چلنا چھوڑ دیا اور یہ ملانے جو خدا کی قدرت ہمارے ابا جان کے نشیں بنے ہیں ، اس قدر ذلیل اوقات ہیں کہ دعوت کے لقموں اور مسجد کی روٹیوں پر تو ان کی گزر ہے مگر مغرور بھی پرلے ہی سرے کے ہوتے ہیں۔کبھی رہ میں مٹھ بھیڑ ہوجاتی ہے تو خیر یہ تو مجال نہیں کہ سلام نہ کریں لیکن اتنے بڑے ٹرے کہ بندگی ، نہ آداب نہ تسلیم دور ہی سے السلام علیکم کا پتھر کھینچ مارتے ہیں۔

۴۔ بے دین زندگی محض ایک بے اطمینان ، بے سہارے زندگی ہے۔اگر رنج و ایذا ہے تو کوئی وجہ تسلی کوئی ذریعہ نہیں اور اگر آرام وخوشی ہے تو اس کو ثابت و قرار نہیں۔فاقہ ہے تو صبر نہیں ، کھانا ہے تو سیری نہیں، بدی کی سزا نہیں۔نیکی کی جزا نہیں ، بے دین آدمی ایسا ہے جیسے بے نکیل کا اونٹ، بے ناتھ کا بیل، بے لگام کا گھوڑا، بے ملاح کی ناؤ، بے رگیولیٹر کی گھڑی، بے شوہر کی عورت، بے باپ کا بچہ، بے تھیوے کی انگوٹھی ، بے لالی کی مہندی، بے خوشبو کا عطر، بے باس کا پھول ، بے طبیب کا بیمار، بے آئینے کا سنگھار یعنی دین نہیں تو دنیاو مافیہا سب ہیچ اور عبث اور فضول اور پوچ اور لچر ہے۔

۵۔ ماں : لیکن اس نے بے سبب نہیں چھوڑا۔اس کی نماز چلی جا رہی تھی۔

نعیمہ : بلا سے، صدقے سے، نماز کو جانے دیا ہوتا، نماز پیاری تھی یا بھانجا؟

ماں : لڑکی ڈر خدا کے غضب سے۔کیا کفر بک رہی ہے؟ اس حالت کو تو پہنچ چکی اور پھر بھی تو درست نہ ہوئی۔

نعیمہ : خدا نہ کرے میری کون سی حالت تم نے بری دیکھی؟

ماں : اس سے بدتر حالت اور کیا ہوگی کہ تین برس بیاہ کو ہوئے اور ڈھنگ سے ایک دن اپنے گھر میں رہنا نصیب نہ ہوا۔

نعیمہ : وہ جنم جلا گھر ہی ایسا دیکھ کر دیا ہو تو کوئی کیا کرے؟

ماں : ہاں بیٹی سچ ہے۔میں تو تیر ایسی ہی دشمن تھی۔مائیں بیٹیوں کو اس واسطے بیاہ کرتی ہوں گی کہ بیٹیاں اجڑی ہوئی ان کے گھٹنے لگی بیٹھی رہیں۔

نعیمہ : کیا جانیں ہم کو تو آنکھیں میچ کر کنوئیں میں ڈھکیل دیا تھا۔سویرے ڈبکیاں کھا رہے ہیں۔

IJARSCT
ISSN (Online) 2581-9429
International Journal of Advanced Research in Science, Communication and Technology (IJARSCT)
International Open-Access, Double-Blind, Peer-Reviewed, Refereed, Multidisciplinary Online Journal
Impact Factor: 5.731
Volume 2, Issue 7, January 2022

۵۔ اکتسابی نتائج:

اس اکائی کا مطالعہ کرنے کے بعد آپ نے درج ذیل باتیں سیکھیں :

* نذیر احمد کے تیسرے ناول توبتہ النصوح کا موضوع تربیت اولاد ہے۔

* نذیر احمد نے ناول کا نام قرآن مجید کی آیت یا مثنوی رومی کے واقعہ سے اخذ کیا ہے۔

* ناول کا آغاز دہلی میں ہیضے کی بڑی سخت وبا کے پھوٹنے سے ہوتا ہے۔

* نصوح کے تین لڑکے ہیں؛ کلیم، علیم اور سلیم۔

* ہیضے کی وبا میں نصوح کے گھر کے تین افراد جاں بحق ہو گئے؛ نصوح کے والد، رشتہ کی خالہ، اور گھر کی ماما۔

* ناول کا مرکزی کردار نصوح ہے جو سارے کردار کو مربوط کر رکھا ہے۔

* ناول توبۃ النصوح کا پلاٹ اکہرا ہے اور اس کا آغاز انتہائی دل کش و دل آویز ہے، جو قاری کو پوری طرح اپنے قبضے میں کر لیتا ہے۔

* نذیراحمد نے تمثیلی لیکن عمدہ کردار کا انتخاب کیا ہے، خاص طور پر نعیمہ اور کلیم کا کردار، ظاہر دار بیگ اور فطرت تو نذیر احمد کے اعلیٰ تخلیقی کردار ہیں۔

* نذیر احمد کے ناولوں میں عام طور پر ویلن کا کردار ہیرو کے کردار سے زیادہ جاندار نظر آتا ہے۔

* کلیم ایک ضدی، خودسر اور خودپرست انسان ہونے کے ساتھ ادب پرست اور فن شناس ہے۔وہ تقلید کے بجائے مجتہدانہ صلاحیت کا مالک ہے۔

* ناول توبتہ النصوح میں بیانیہ تکنیک کو اپنایا ہے ساتھ ہی خواب اور خطوط کی جھلک مل جاتی ہے۔

* ناول توبتہ النصوح میں ایک آفاقی تعلیم دی گئی ہے۔

IJARSCT
ISSN (Online) 2581-9429
International Journal of Advanced Research in Science, Communication and Technology (IJARSCT)
International Open-Access, Double-Blind, Peer-Reviewed, Refereed, Multidisciplinary Online Journal
Impact Factor: 5.731
Volume 2, Issue 7, January 2022

* ناول کا عنوان مکمل طور پر نقطہ نظر پر منطبق نہیں ہوتا ہے لیکن جز ولازم کے طور پر وہ آپس میں مربوط ہیں۔

* نذیر احمد نے توبتہ النصوح میں کچہری اور عدالت کے ذریعہ میدان حشر کا ایسا عمدہ نقشہ کھینچا ہے کہ وہ بالکل قاری کے نظروں کے سامنے آجاتا ہے۔

* نذیر احمد نے ہر فرقے ، طبقے ، پیشے اور منصب کے کرداروں سے انہیں کے لب ولہجہ میں گفتگو کرائی ہے۔

* عام طو پر یہ شکوہ کیا جاتا ہے کہ نذیر احمد نے اپنے ناولوں میں مشکل اور غیر مانوس الفاظ ، ضرب الامثال ، اشعار اور محاورات کو استعمال کیا ہے، یہ اعتراض بے جا ہے کیوں کہ آج ان کی زبان کے ثقیل یا نامانوس ہونے کی بات تو کہی جاسکتی ہے لیکن جن لوگوں کے لیے انہوں نے لکھا تھا اس زمانے میں یہی زبان عام و خاص میں رائج تھی۔

Copyright to IJARSCT
www.ijarsct.co.in
ISSN 2581-9429 IJARSCT

IJARSCT
ISSN (Online) 2581-9429
International Journal of Advanced Research in Science, Communication and Technology (IJARSCT)
International Open-Access, Double-Blind, Peer-Reviewed, Refereed, Multidisciplinary Online Journal
Impact Factor: 5.731
Volume 2, Issue 7, January 2022

۶۔ کلیدی الفاظ :

الفاظ	معنی
مربوط	جڑا ہوا
مصمم	پکا، مضبوط
لغزش	خطا، غلطی
تائید	حمایت، تقویت
خودسر	سرکش، ضدی
اعتدال	میانہ روی
ممنوع التصرفات	جس کو تصرفات سے روک دیا گیا ہو
مسلوب الاختیار	جس سے اختیار چھین لیا گیا ہو
گنجینہ	خزانہ
کسر نفسی	عاجزی، انکساری
دنیا و مافیہا	دنیا اور دنیا میں جو کچھ بھی ہے
مضحکہ خیز	مذاق میں ڈالنے والا امر
اجتماع	اکٹھا ہونا یا کرنا
منطبق	مطابق آنے والا، مطابقت کرنے والا
قدغن	تاکید، تنبیہ

Copyright to IJARSCT

IJARSCT
ISSN (Online) 2581-9429
International Journal of Advanced Research in Science, Communication and Technology (IJARSCT)
IJARSCT
International Open-Access, Double-Blind, Peer-Reviewed, Refereed, Multidisciplinary Online Journal
Impact Factor: 5.731
Volume 2, Issue 7, January 2022

۷۔ تجویز کردہ اکتسابی مواد:

۱۔ ناول کیا ہے	ڈاکٹر محمد احسن فاروقی
۲۔ نذیر احمد کی ناول (تنقیدی مطالعہ)	ڈاکٹر اشفاق محمد خاں
۳۔ نذیر احمد کی ناول نگاری	اعجاز علی ارشد
۴۔ کردار اور افسانہ یعنی دنیائے افسانہ حصہ دوم	عبدالقادر سروری
۵۔ سر سید اور ان کے نامور رفقاء	سید عبداللہ
۶۔ اردو ناول (تعریف، تاریخ اور تجزیہ)	پروفیسر صغیر ابراہیم

Copyright to IJARSCT
www.ijarsct.co.in

ISSN
2581-9429
IJARSCT